سوال

اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سب وشتم کرنے والے خاوند کے ساتھ رہنا

جواب

لحمد للہ.

ں :

لی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب وشتم کرنا کفر اور دین اسلام سے ارتداد کا باعث ہے، مسلمانوں کا اجماع ہے کہ ایسا کرنے والا شخص قتل کا مستحق ہے، اور ایسے شخص کی نہ تو نماز جنازہ ادا کی جائیگی اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائیگا.

اثرانداز ہونے کا تو اس کے متعلق عرض ہے کہ: مرتد شخص کی بیوی خاوند کے مرتد ہونے کے وقت سے ہی عدت شروع کر دے گی، اگر تو وہ عدت ختم ہونے سے قبل دین اسلام میں واپس آجاتا ہے تو ان کے مابین نکاح باقی رہے گا، اور عورت اس کی بیوی رہے گی.

ہ عدت ختم ہونے کے بعد دین اسلام میں واپس آتا ہے تو پھر معاملہ عورت کے ہاتھ میں ہے اگر وہ چاہے تو پہلے نکاح سے ہی واپس آسکتی ہے، اور تجدید نکاح کی ضرورت نہیں یہ اسے حق حاصل ہے.

س کے پاس واپس نہ جائے تو یہ بھی اسے حق حاصل ہے، اور خاوند کے مرتد ہونے کے وقت سے ہی اس کا نکاح فسخ ہو جائیگا، اور طلاق لینے کی کوئی ضرورت نہیں، بلکہ اگر طلاق نہ بھی دے تو نکاح فسخ ہو جائیگا.

ا ایک تنبیہ کرنا ضروری ہے کہ اگر خاوند مرتد ہو جائے تو بیوی کے لیے جائز نہیں کہ وہ خاوند کو اپنے قریب آنے دے حتی کہ وہ توبہ کر کے دین اسلام میں واپس آجائے.

اس کا تفصیلی بیان سوال نمبر (21690) اور (89722) کے جوابات میں ہو چکا ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

م :

ہیں جب آپ کا خاوند نماز کا پابند ہے، یا بعض اوقات نماز ادا کرتا ہے، تو اس میں خیر و بھلائی اور دین کی محبت پائی جاتی ہے، لیکن اسے ایمان قوی کرنے کی ضرورت ہے، اس میں آپ اس کی معاونت کریں، اور اس کا ہاتھ پکڑیں، اس کے لیے وسائل یہ ہیں:

وہ گھر میں ہو تو اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے کوئی اسلامی چینل لگا دیا کریں ہو سکتا ہے وہ کوئی ایسی بات سن لے جو اس کی ہدایت و استقامت کا سبب بن جائے.

ہر اس کام سے اجتناب کریں جو اس کے لیے غضب کا باعث بنے اور اسے نارمل پن سے نکال دے، ہو سکتا ہے آپ ہی اس کے لیے اس عظیم برائی کا سبب ہوں.

ہر قسم کی کوشش کر بیٹھیں اور اس کا کوئی فائدہ نہ ہوا اور وہ اپنے اس عمل پر مصر رہے جو کر رہا ہے تو پھر اس کے ساتھ رہنے میں کوئی خیر و بھلائی نہیں، اور آپ کے والد کو اپنا فرض ادا کرنا چاہیے، وہ آپ اور آپ کے بچے کا خرچ برداشت کرے، اور اس کے لیے آپ کی ذمہ داری سے دست بردار ہونا جائز

ٓپ کا والد اپنا فرض ادا کرنے سے انکار کرے تو ہم آپ کو صبر و تحمل کی وصیت کرتے ہیں کہ صبر کرتے ہوئے آپ اللہ سبحانہ و تعالی سے مدد طلب کریں حتی کہ اللہ سبحانہ و تعالی آپ کے لیے کوئی نکلنے کی راہ بنا دے.

ہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

ن (3-2).

م اللہ تعالی سے سلامی و عافیت اور بخشش کے طلبگار ہیں.

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

103082